87496 ـ كسى شخص كا اپنى منگيتر سے كہنا كہ اپنى شادى ميرے ساتھ كر دو شادى شمار نہيں ہوگى

سوال

ميں نے دو برس قبل ايك لڑكى سے منگنى كى اسع رصہ ميں ہمارے مابين اسى اشياء ہوتى رہيں جو شادى كے مشابہ ہيں، ليكن زنا نہيں ہوا، ميں جانتا ہوں كہ يہ اشياء بھى زنا كے مراتب ميں شمار ہوتى ہيں.
ميں نے اپنى منگيتر سے كہا كيا تم ميرے ساتھ اللہ اور اس كے رسول كے طريقہ پر شادى كرتى ہو ؟ تو اس نے جواب ميں جى ہاں كہا، ميں اور وہ بھى اللہ اور سب مسلمانوں كوگواہ بنا كركہتا ہوں كہ وہ ميرى بيوى ہے، ليكن گواہوں كے بغير ميرا سوال يہ ہے كہ جو كچھ ہمارے مابين ہوا ہے كيا يہ شادى شمار ہو گى يا نہيں تا كہ يہ حرام شمار نہ ہو اور رسمى طور پر شادى ہو جائے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

لڑكا اپنى منگيتر كے اجنبى ہے، اس ليے منگيتر سے مصافحہ كرنا اور اسے چھونا اور اس سے خلوت كرنا جائز نہيں ان امور كى حرمت كےدلائل بھى كسى مسلمان پر مخفى نہيں ہيں، مزيد تفصيل اور دلائل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (84089) كے جواب كا مطالعہ كريں.

آپ دونوں نے ايسے كام سرانجام ديے ہيں جو حرام تھے ان سے توبہ كرتے ہوئے ان امور كو فورى طور پر چھوڑنا اور اپنے كيے پر نادم ہونا اور آئندہ نہ كرنے كا پختہ عزم كرنا ضرورى و واجب ہے.

اس كے ساتھ ساتھ آپ دونوں كو ايسے اسباب اور اس كے پيش خيمہ امور سے بھى دور رہنا ہوگا، مثلا آپس ميں ٹيلى فونك رابطہ يا خط و كتابت وغيرہ جب تك نكاح نہ ہو جائے آپ اس سے اجتناب كريں.

منگنى كے دوران اكثر لوگوں كا ان امور ميں تساہل سے كام لينا بہت برائى ہے جو اس سے بھى آگے قبيح كام تك لے جاتى ہے.

ذر غور كريں كہ شيطان كس طرح آدمى سے كھيلتا اور اس سے اپنى منگيتر كے ساتھ زنا كرواتا ہے، انا للہ و انا اليہ راجعون.

اور پھر ذر سوچيں كہ جو شادى حرام كام سے شروع ہو اور جس كى بنياد ہى حرام پر ركھى جائے اس كى حالت اور نتيجہ كيا ہوگا اور اس سے كيا اميديں وابستہ كى جائيں گى!

دوم:

آپ كا اپنى منگيتر كو يہ كہنا " اللہ اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كے طريقہ پر اپنى شادى ميرے ساتھ كر دو"

اور منگيتر كا جواب: اثبات ميں دينا شادى شمار نہيں ہوگا، اور شريعت اسلاميہ كى نظر ميں اس جملہ كى كوئى قدر و قيمت نہيں، اس ليے جو كچھ ہوا نہ تو وہ مباح ہے، اور نہ ہى جو آئندہ آئيگا وہ مباح ہے.

بلكہ يہ تو شيطان كےمزين كردہ امور ميں شامل ہوتا ہے جو اس نے دينى معاملات كى تعليم سے اعراض كرنے والوں كے ليے مزين كر ركھا ہے، اگر يہى شادى كہلاتى تو پھر كوئى زانى مرد و عورت بھى ايسا كرنے سے عاجز نہ ہوتے بلكہ ايسا كرتے!

اور پھر اس وقت تك عقد نكاح صحيح ہى نہيں ہوتا جب تك كہ عورت كا ولى موجود نہ ہو اور اس كى موافقت حاصل نہ ہو؛ كيونكہ احاديث سے يہى ثابت ہوتا ہے:

ابو موسى اشعرى رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ولى كے بغير نكاح نہيں ہوتا "

سنن ترمذى حديث نمبر (1101) سنن ابو داود حديث نمبر (2085) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (1881) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور ايك حديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان كچھ اس طرح ہے:

" جس عورت نے بھى اپنے ولى كى اجازت كے بغير اپنا نكاح كيا تو اس كا نكاح باطل ہے، اس كا نكاح باطل ہے، اس كا نكاح باطل ہے "

مسند احمد حديث نمبر (24417) سنن ابو داود حديث نمبر (2083) سنن ترمذى حديث نمبر (1102) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الجامع حديث نمبر (2709) ميںاسے صحيح قرار ديا ہے.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے نکاح کو میثاق غلیظ پختہ عہد کا نام دیا ہے، یہ کوئی کھیل نہیں کہ آدمی اپنے دوستوں کےساتھ یہ کھیل کھیلتا پھرے، اور جس عورت نے اپنی عزت بیچی اور اپنی عصمت سے زیادتی کی ہو اس کےساتھ شادی پر جسے چاہے گواہ بنا کر پیش کر دے.

اور پھر جب اس سے اپنی خواہش پوری کر لے تواس عورت کو اپنی حالت پر چھوڑ دے، اور وہ عورت کچھ بھی نہ کر سکے، نہ تو وہ خرچ اور نان و نفقہ کا مطالبہ کر سکتی ہے اور نہ ہی کوئی کچھ اور بلکہ اگر وہ بچہ جنم دے تو وہی شخص سب سے پہلے اس بچے سے برات کا اظہار کرنے والا ہوگا کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس عورت نے اسی غلط طریقہ سے کسی دوسرے شخص سے بھی نکاح کر رکھا ہو؟

لہذا یہ چیز اس بات کی دلیل ہے کہ ارتکاب زنا کے لیے یہ حیلہ سازی ہے کہ شادی کا نام دے کر زنا کا ارتکاب کیا جائے، بہت افسوس ہے کہ اس طرح کی اشیاء مسلمانوں میں منتشر ہو رہی ہیں، اللہ اس سے محفوظ رکھے.

پھر آخر میں ہم سائل سے یہ چاہیں گے کہ آپ ذرا اپنے آپ سے یہ تو دریافت کریں کہ:

اگر یہی لڑگی آپ کی بہن ہوتی یعنی اگر آپ کی بہن یا بیٹی ایسا کرتی تو کیا آپ راضی تھے کہ اس کا منگیتر بھی اس کے ساتھ ایسا ہی کرتا ؟!

اگر آپ یہ چیز اپنی بہن اور بیٹی کے لیے نہیں چاہتے تو پھر لوگ بھی اپنی بہنوں اور بیٹیوں کے ساتھ ایسا پسند نہیں کرتے.

لہذا آپ اللہ سبحانہ و تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرتے ہوئے اس گناہ سے فورا رك جائیں،اور مستقبل میں اپنی بیوی بننے والی عورت کی حفاظت کریں.

اور پھر آپ کو جلد از جلد شادی کرلینے چاہیے تا کہ آپ اس طرح کے حرام کام میں پڑنے سے محفوظ رہ سکیں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ سب کو ایسے اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جنہیں وہ پسند فرماتا اور جن پر راضی ہوتا ہے.

واللہ اعلم .